



۳۔ حُزنِ اختر

واجد علی شاہ اختر

پہلی بات :

ہمارے ملک میں چند حکمران ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے حکمرانی کے ساتھ شعر و ادب کی بھی تخلیق کی۔ ان میں سرفہرست قلی قطب شاہ، بہادر شاہ ظفر اور واجد علی شاہ ہیں۔ واجد علی شاہ کو انگریزوں نے اودھ کی حکومت سے معزول کر کے وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ معزولی کے زمانے میں بھی واجد علی شاہ تصنیف و تالیف کے کاموں میں مصروف رہے۔ ذیل کی مثنوی میں انہوں نے اپنی معزولی کا احوال قلم بند کیا ہے۔

ہم ساتویں جماعت میں پنڈت دیا شنکر نسیم کی مثنوی 'مرغِ اسیر کی نصیحت' کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اُردو شاعری کی روایتی اصناف میں مثنوی کو اہم مقام حاصل ہے۔ مثنوی اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثنوی میں اخلاقی مضامین، عشقیہ داستان، تاریخی واقعات یا کسی موضوع کو تسلسل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ مثنوی نگاران واقعات کو بیان کرتے وقت اپنے تخیل کے سہارے کردار نگاری، واقعہ نگاری اور منظر کشی کو بڑے دلچسپ انداز میں پیش کرتا ہے۔ نظم پڑھ کر قاری اس وقت کے حالات سے بھی آگہی حاصل کرتا ہے۔ اُردو میں ابنِ نشاۃ کی 'پھول بن'، میر حسن کی 'سحر البیان' اور پنڈت دیا شنکر نسیم کی 'گلزارِ نسیم' مشہور مثنویاں شمار کی جاتی ہیں۔

جان پہچان :

اختر کا اصل نام محمد واجد علی تھا۔ وہ ۳۰ جولائی ۱۸۲۲ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اختر ان کا تخلص تھا۔ وہ شاہِ اودھ تو تھے ہی، شاعر اور ادیب بھی تھے۔ ڈرامے اور رہس سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔ ڈرامے اور رہس (راس) کے لیے انہوں نے قیصر باغ میں ایک تھیٹر تعمیر کروایا تھا۔ وہاں ان کی مثنویاں اسٹیج پر کھیلی جاتی تھیں۔ ۱۸۵۶ء میں واجد علی شاہ اختر لکھنؤ چھوڑ کر میاں برج، کلکتہ (کولکاتا) چلے گئے۔ پھر انگریزوں نے انہیں لکھنؤ آنے کی اجازت نہیں دی۔ وہ میاں برج ہی میں تصنیف و تالیف میں مصروف رہے اور سو کتابیں تصنیف کیں۔ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۷ء کو کولکاتا میں ۶۵ سال کی عمر میں واجد علی شاہ اختر کا انتقال ہوا۔

یہ واجد علی ابنِ امجد علی
کہ جب دس برس سلطنت کو ہوئے
ہوا حکمِ جنرل گورنر یہ ، یار
جفاکش کا شاہِ اودھ نام ہے
جو وہ لاٹ ڈلہوڑی اُس وقت تھے
رعایا بہت تم سے ناراض ہے
رعایا نہ دیکھیں گے ہرگز تباہ
مہینہ ہر اک ماہ اک لاکھ کا
سناتا ہے اب داستاں رنج کی
جو طالع تھے بیدار ، سونے لگے
کرو سلطنت کو خلا ایک بار
حکومت کا آخر یہ انجام ہے
مضامین انہوں نے یہ خط میں لکھے
تمہاری ریاست ہے بدنام شے
فقط نام کے تم رہو بادشاہ
ملے گا تمہیں ، کچھ نہیں شک ذرا

ریڈنٹ جرنیل اوٹرم جو تھے
 ہوا گھر میں کہرام سن کر یہ بات
 وہ لائے تھے اس طرح کی ساتھ فوج
 یہاں جز اطاعت نہ تھا دل میں شر
 یہ بندہ بہت اُن دنوں تھا علیل
 مرے دل میں آتا تھا ہر دم خیال
 کہ اب میرا جی کا مہینہ رقم
 ولا بست و ہفتم تھی اُس ماہ کی
 اکھتر تھے سن بارہ سو پر زیاد
 وہ دن پنجشنبہ کا تھا ، اے عزیز
 کہا دل نے آخر ، کروں کیا سبیل
 سبھوں کی بس آخر یہ ٹھہری صلاح
 بلا کر عزیزوں کو میں نے کہا
 رعایا سے ، اور تھے جو میرے عزیز
 رہے جب تک میرے سایے میں سب
 جو کچھ رنج پہنچا ہو ، ظاہر کرو
 گورنر کا خط مجھ کو وہ دے گئے
 وہ دن دوپہر ہوگئی ساری رات
 کہ جس طرح دریا کی آتی ہے موج
 نہ تھی ایسے دن کی تو ہرگز خبر
 کہا دل نے کیا سوچوں اس کی سبیل
 جو ہونا تھا وہ ہوچکا کیا ملال
 کہ جس میں ہوا حکم تھا یہ علم
 چھٹی سلطنت جس میں مجھ شاہ کی
 تو میری زباں سے رکھ اب اس کو یاد
 نہ باقی رہی کچھ ریاست کی چیز
 طبیعت کا یہ حال ہے ، ہوں علیل
 کرو چل کے فریاد ، ہے یہ فلاح
 کہ رخصت میں ہوتا ہوں ، حافظ خدا
 ہر اک سے کہا میں نے ، اے باتمیز
 کرم سے کیا پرورش روز و شب
 دل خستہ شہ کو ماہر کرو

سبھوں نے دیے راضی نامے مجھے
 کہ آخر کے تھے سب کے یہ حوصلے

خلاصہ : اودھ کے حکمران واجد علی شاہ اختر مثنوی 'حزن اختر' میں اپنی معزولی کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں واجد علی ابن امجد علی اپنی داستان رنج و غم سناتا ہوں۔ مجھے اودھ کی سلطنت پر حکومت کرتے ہوئے دس برس گزر گئے۔ اس کے بعد میری قسمت خراب ہونے لگی۔ گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کا حکم ریڈنٹ اوٹرم کی معرفت ملا کہ تمہیں حکومت سے معزول کیا جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ بتائی کہ عوام تم سے ناراض ہیں۔ ہم رعایا کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ تمہیں ماہانہ ایک لاکھ روپیا وظیفہ ملے گا۔ یہ بات سن کر محل میں کہرام مچ گیا۔ رنج کی وجہ سے دوپہر رات محسوس ہو رہی تھی۔ ریڈنٹ ایک بڑی فوج کے ساتھ آیا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ جو ہونا تھا، وہ ہوچکا۔ اب اطاعت کے سوا چارہ نہیں۔ یہ رنج بالآخر کی ستائیں تاریخ کا واقعہ ہے۔ میں نے اپنے عزیزوں کو بلا کر کہا کہ میں نے اپنی حکومت کے زمانے میں سب عزیزوں اور رعایا کا پورا خیال رکھا۔ کسی کو کوئی تکلیف ہوئی ہو تو بتاؤ۔ سبھوں نے مجھ سے خوش ہونے کا اظہار کیا اور مجھے رخصت کیا۔

معانی و اشارات

طلا	- قسمت	ولا	- تاریخ
خلا کرنا	- خالی کرنا	بست و ہفتم	- ستائیس
جفا کش	- ظلم برداشت کرنے والا	زیاد	- زیادہ
لاٹ	- انگریزی لفظ لارڈ	پنجشنبہ	- جمعرات
مہینہ ملنا	- ہر مہینہ وظیفہ ملنا	دل خستہ	- بادشاہ کا دکھی دل
کہرام	- شور، واویلا	ماہر کرنا	- مراد آگاہ کرنا
سبیل	- راستہ، ترکیب، حل	راضی نامہ	- رضامندی کا اظہار
میراں جی کا مہینہ	- ربیع الآخر کا مہینہ		

مشقی سرگرمیاں

- ۷۔ شاعر نے فوج کو کس سے تشبیہ دی ہے؟
- ۸۔ ڈلہوزی نے واجد علی شاہ کے لیے کیا رعایتیں لکھیں؟
- ۹۔ خط پڑھنے کے بعد نواب واجد علی شاہ کے گھر والوں پر کیا اثر ہوا؟
- ۱۰۔ نواب صاحب نے عزیزوں سے کیا کہا؟

مختصر جواب لکھیے۔

- ۱۔ ڈلہوزی کا خط پڑھ کر واجد علی شاہ کیوں مایوس ہو گئے؟
- ۲۔ نواب واجد علی شاہ ڈلہوزی کے حکم کی اطاعت کے لیے کیوں مجبور تھے؟

تلاش و جستجو

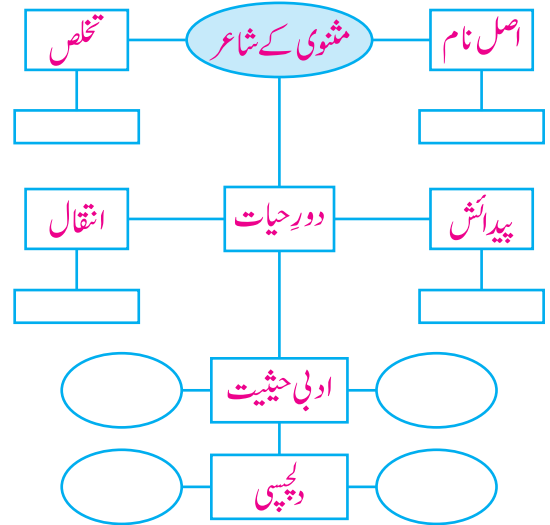
- ۱۔ نظم سے انگریزی الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔
- ۲۔ نواب واجد علی شاہ کی 'سلطنت کے خاتمے کا خط' سے متعلق رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کا حکم ہوا تب...



سلطنت کو ہوئے	
سنہ	
مہینہ	
تاریخ	
دن	

نظم کا بغور مطالعہ کر کے درج ذیل سرگرمیاں مکمل کیجیے۔
 'جان پہچان' کی مدد سے مثنوی کے شاعر کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔



ایک جملے میں جواب لکھیے۔

- ۱۔ داستانِ رنج کون سن رہا ہے؟
- ۲۔ گورنر جنرل کا کیا حکم آیا؟
- ۳۔ سلطنت کو خالی کرنے کا حکم گورنر جنرل نے کب دیا؟
- ۴۔ ڈلہوزی نے حکومت چھیننے کی کیا وجہ بتائی؟
- ۵۔ واجد علی شاہ نے آخر میں کیا کیا؟
- ۶۔ ڈلہوزی نے سلطنت کو برخاست کرنے کی کیا وجہ لکھی؟